مصنف عبدالرزاق

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

مصنف اس کتاب کو کہتے ہیں، جس میں بکثرت آثار صحابہ وتابعین ہوں۔ بہت سارے ائمہ نے ''مصنف''، لکھی ہیں۔ جن میں امام ابو بکر ابن ابی شیبہ اور امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی ﷭ کی ''مصنف'' شامل ہیں۔ امام عبدالرزاق ﷫ کی مصنف تواتر کے ساتھ ثابت ہے اور ہر دور متداول رہی ہے۔

حافظ ابن حجر ﷫ نے المعجم المفہرس (ص ۵۰) اور تغلیق التعلیق (۵/ ۴۵۵) میں امام عبدالرزاق تک تین سندیں ذکر کی ہیں۔ تینوں کا مدار امام اسحاق بن ابراہیم دَبری پر ہے۔ اسحاق بالاتفاق صحیح السماع راوی ہے اور روایت کتاب میں صحیح السماع ہونا ضروری ہوتا ہے۔ صحیح السماع کا مطلب یہ ہے کہ اس نے جو سنا، وہی لکھا۔

اسحاق دَبری سے کتاب میں جہاں تصحیف ہوئی، اس کی تصحیح حافظ ابو عبداللہ محمد بن احمد بن مفرج ﷫ نے کر دی، انہوں نے اس پر كِتَابُ إِصْلَاحِ الْحُرُوفِ الَّتِي كَانَ يُصَحِّفُهَا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ کے نام سے کتاب لکھی ہے۔ یہ مصنف عبدالرزاق اور اسحاق دَبری کے صحیح السماع ہونے کی دلیل ہے، کہ جہاں غلطی واقع ہوئی، اس کی تصحیح کر دی گئی اور باقی کو صحیح قرار دے دیا گیا۔ اسحاق دَبری صدوق حسن الحدیث ہیں۔

❁ امام دارقطنی ﷫ فرماتے ہیں:

صَدُوقٌ، مَا رَأَيْتُ فِيهِ خِلَافًا .

''صدوق ہے، مجھے اس میں اختلاف معلوم نہیں۔''

(سؤالات الحاکم للدّارقطني : 62)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صدوق'' کہا ہے۔

(سِیَر أعلام النّبلاء : 416/13)

❀ نیز فرماتے ہیں:

قَدِ احْتَجَّ بِالدَّبَرِيِّ أَبُو عَوَانَةَ فِي صَحِيحِهِ وَغَيْرِهِ، وَأَكْثَرَ عَنْهُ الطَّبَرَانِيُّ .

''دبری سے امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے اپنی صحیح وغیرہ میں حجت پکڑی ہے اور امام طبرانی رحمہ اللہ نے دبری سے بکثرت روایت لی ہے۔''

(میزان الاعتدال : 181/1)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

(الدّرایة : 21/2، المسدّد : 89)

❀ نیز اس کے ترجمہ کے ساتھ ''صح'' لکھا گیا ہے۔

(میزان الاعتدال : 181/1)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس راوی کی توثیق ہی راجح ہے۔

❀ حافظ ابن عدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اِسْتَصْغَرَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْضَرَهُ أَبُوهُ عِنْدَهُ، وَهُوَ صَغِيرٌ جِدًّا فَكَانَ يَقُولُ : قَرَأْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَيْ قَرَأَ غَيْرُهُ، وَحَضَرَ صَغِيرًا وَحَدَّثَ عَنْهُ بِحَدِيثٍ مُّنْكَرٍ .

''امام عبد الرزاق رحمہ اللہ کی مجلس میں دبری بہت چھوٹے تھے، ان کے والد انہیں امام صاحب کی مجلس میں لے کر جاتے، تب یہ بہت چھوٹے ہوا کرتے تھے۔ اسی لیے دَبری (جب حدیث بیان کرتے، تو) کہا کرتے تھے: ہم نے امام عبد الرزاق پر پڑھا، یعنی دبری کے علاوہ کسی اور نے پڑھا۔ دَبری وہاں حاضر ہوتے، تب وہ بہت چھوٹے تھے۔ دَبری نے امام صاحب سے ایک منکر روایت بیان کی ہے۔''

(الكامل في ضُعفاء الرِّجال: 560/1)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَاقَ لَهُ حَدِيثًا وَّاحِدًا مِّنْ طَرِيقِ ابْنِ أَنْعُمٍ الْإِفْرِيقِيِّ، يُحْتَمَلُ مِثْلُهُ، فَأَيْنَ الْأَحَادِيثُ الَّتِي ادَّعٰى أَنَّهَا لَهُ مَنَاكِيرُ، وَالدَّبَرِيُّ صَدُوقٌ مُحْتَجٌّ بِهِ فِي الصَّحِيحِ، سَمِعَ كُتُبًا، فَأَدَّاهَا كَمَا سَمِعَهَا.

''دَبری نے عبد الرحمٰن بن انعم افریقی کے طریق سے امام عبد الرزاق سے ایک حدیث بیان کی ہے۔ ایسے راوی سے تو حدیث لی جا سکتی ہے۔ تو وہ احادیث کہاں ہیں، جن کے منکر ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے؟ دبری صدوق ہے، (ابو عوانہ کی) صحیح میں اس سے حجت پکڑی گئی ہے۔ اس نے (امام عبد الرزاق کی) کتابوں کا سماع کیا اور جیسے سنیں، ویسے آگے بیان کر دیں۔''

(تاريخ الإسلام: 714/6)

نیز فرماتے ہیں:

سَمِعَ مُصَنَّفَاتِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ سَنَةَ عَشَرَةَ مِنْهُ بِاعْتِنَاءِ وَالِدِهِ إِبْرَاهِيمَ،

وَكَانَ صَحِيحَ السَّمَاعِ.

''اس نے دس سال کی عمر میں اپنے والد ابراہیم کی مدد سے امام عبدالرزاق کی مصنفات کا سماع کیا۔ اسحاق دَبری صحیح السماع تھے۔''

(تاریخ الإسلام: 714/6)

یہاں ایک بات یاد رکھیں کہ اسحاق دبری کے والد ابراہیم بن عباد دَبری ثقہ ہوں یا مجہول، اس سے مصنف عبدالرزاق کی صحت پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ کیوں کہ جب خود اسحاق دَبری کا سماع صحیح ہے، تو کسی اور واسطے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

نیز یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ امام عبدالرزاق رحمہ اللہ کی تمام تصانیف اختلاط سے پہلے کی ہیں۔ مصنف بھی اختلاط سے پہلی لکھی جا چکی تھی۔ جو امام رحمہ اللہ پر پڑھی گئی، اور اسے سننے والوں میں ابراہیم دبری بھی موجود تھے۔ دبری نے لکھ کر آگے بیان کر دی۔ یہ کتاب اسی زمانے سے متداول چلی آ رہی ہے۔

❁ حافظ عراقی رحمہ اللہ (۸۰۶ھ) فرماتے ہیں:

كَأَنَّ مَنِ احْتَجَّ بِهِ لَمْ يُبَالِ بِتَغَيُّرِهِ؛ لِكَوْنِهِ إِنَّمَا حَدَّثَهُ مِنْ كُتُبِهِ، لَا مِنْ حِفْظِهِ.

''گویا جس امام نے دَبری سے حجت پکڑی ہے، اس نے امام عبدالرزاق رحمہ اللہ کے حافظہ بگڑنے کا اعتبار نہیں کیا، کیونکہ دبری نے اسے امام عبدالرزاق کی کتابوں سے بیان کیا ہے، نہ کہ حافظہ سے۔''

(شرح التّبصرة والتذكرة: 337/2)

پھر مصنف کی اکثر روایات میں دَبری کی متابعت بھی ہوئی ہے، لہٰذا مصنف امام رحمہ اللہ

سے ثابت کتاب ہے۔

دبری کے علاوہ بھی امام عبدالرزاق رحمہ اللہ سے بہت سے شاگردوں نے اس کتاب کے اجزا روایت کیے ہیں۔

❀❀❀❀❀❀❀